محمدی
منشور

منشور محمدی کا فرمان		جاری ہے تا بختم دوران		شایع ہے باہزار تزئین	آمین آمین الٰہی آمین
منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم		باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ		توریت بلا توریہ انجیل بہ تحبیل	گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۸ | مطبوعہ ۱۵ ربیع الاول ۹۴ھ ہجری مطابق ۳۱ مارچ ۷۷ء | جلد ۶

یہہ پرچہ انجمن خواستگار طریقہ محمدیہ کے جانب سی چھپکر شایع ہوگا جسقدر مبلغ اس پرچہ کی بابت بطور چندہ یا بطور قیمت حاصل ہوگا وہ کسی خاص شخص کے تصرف مین نہ آئیگا بلکہ اسی پرچہ کے جاری رہنے اور ترقی کرنے مین صرف کیا جائیگا یہہ پرچہ دافع ہر چہ مہینے تین تین دفعہ پانچوین پندرہوین پچیسوین کو شایع ہوگا جو مشتری کے دولت سرا پر روز خریداروں کی خدمت مین بھیجا جائیگا حصرات ناظرین سے سالانہ قیمت اسکی معہ محصول ڈاک چہ وجہ پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ نہین جو لوگ اسکے معنا مین لکھنے پر مستعد ہونگے انکو بلا قیمت یہہ پرچہ دیا جائیگا جن صاحبونکو اس انجمن سے یا اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف ناظم انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ بنگلور کے نام روانہ فرماوین کہ تمام حساب و کتاب انہی کے پاس ہی مقصود اسکے اجرا سے اظہار حقیقت دین اسلام ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کا جواب

اشتہار کتاب اثبات الحق

ناظرین مقدس پرچہ منشور محمدی پر روشن ہووے کہ کتاب اثبات الحق جواب ہدایت المسلمین مولفہ پادری عماد الدین صاحب ہے جو میں ہی اسکے ۴۳ جزو ہین اور بندہ نے نہایت جانفشانی سے اصل عبرانی یونانی لاطنی وغیرہ سے بخوبی تحقیقات کر کر لکھا ہی اور بصرف زر کثیر خوشخط طبع کرایا ہی - دینی فائدہ پر نظر کر کے قیمت بھی بہت کم یعنی ایک روپیہ مع خرچ ڈاک قرار دی ہی جس کسی کو سیر و مطالعہ اس کتاب کا منظور ہو مبلغ مذکور بذریعہ خط بیرنگ میرے پاس ارسال فرماکر منگوالین فوراً کتاب مذکور آپکی خدمت مین پہنچے گی -

المشتہر

سید طفیل احمد

ہوی ہی) جو لکھا ہی وہ ان ہر سہ صوبجات ماتحت روم سے
جو سلطان سے باغی ہوے تھے ایک صوبہ ہی - مدت مہلت
جنگ کی تو ۲۰ دین کو پوری ہو چکی اور فوراً اسکے پھر جنگ
شروع ہو گئی - جناب سلطان روم روس کے ساتھ
جنگ کرنے کے لئے بڑی بڑی تیاریان کر رہے ہین
مگر اب تک تو کچھ چھیڑ چھاڑ روس کے طرف سے نہین
ہوی پھر دیکھنا کہ آئندہ کیا ظہور مین آتا ہی - انتہی

امداد معاملات جنگ روم

صاحب اخبار دار الخلافت نام نے اپنے اخبار محررہ
۱۴ اصفر مین ایسا تحریر فرمایا ہی کہ بباعث واقع ہونے معاملات
جنگ کے بہت سے صاحبون کو امداد و اعانت کرنیکا
زیادہ شوق پیدا ہوا ہی چنانچہ مجلس اعانت حربیہ مین
تحت ریاست دولت مآب جناب حالت پاشا کے
جو افاخم وکلائے سلطنت سنیہ سے ہین تشکیل ہوی
اور تاریخ روز تشکیل اس مجلس کی (برکات خلیل) تھی
دفعۃ اولیٰ مین دولت مآب وسیادت انتساب جناب
حضرت عبد المطلب نے جو استنبول مین مقیم ہین ۵۱
ہزار ۵ سو غروش روانہ فرمایا اور جناب مشار الیہ کی
مسابقت و تقدیم سے نیک شگونی لیجاتی ہی -
امیر مکہ مکرمہ دولت مآب سیادت انتساب جناب شریف
عبد اللہ پاشا نے ساتھ اپنے برادر صاحب سعادت
مآب جناب شریف حسین پاشا کے ۱۰ ہزار غروش
روانہ فرمائی اور سلیمانیہ معمورین و خدمہ حرم شریف
مکہ مشرفہ و دیگر اصحاب غیرت و حمیت اور تجار نے ۵ سو
اور ۴۶ ہزار ۹ سو ۲۰ غروش اور ولایت جلیلہ بغداد
شریف سے ۴ ملین ۱۹ ہزار پانصد ۱۶ قرش اور ولایت
جلیلہ تونس سے ۱۰ لاکھ سیصد و ۹۹ ہزار ۳ سو اور ۲
فرانق اور ولایت جلیلہ بصرہ سے ۱۰ لاکھ ۵۰ صد اور
۹۴ ہزار ۳ سو ۴۳ غروش جان نثاران اسلام نے براہ
حمیت دینی روانہ کئے ہین
ہندوستان کے دینی بھائیون نے بوساطت صاحب
جوائب اخبار کے جو امدادی مبلغ کہ تا حال روانہ کیا
تعداد اسکی سے صد و ۴۷ ہزار اور ۲ سو ۲ غروش ہوتی
ہی - اگرچہ بہ نسبت وسعت و جسامت ہندوستان
کے اور نیز غیرت و حمیت دینی برادران آنجا کے مبلغ
مذکور قلیل ہی لیکن معلوم ہوا ہی کہ ہند مین ہنوز تازی
تازی مجلسین امداد حربیہ کے قایم ہوتے ہین اگر یہ بات
سچ ہی تو ہم کچھ نہین کرتے ہین کہ ہند سے بہت سا
مبلغ واسطے اعانت حربیہ کے وصول ہو کر یہان آویگا
اور ہم تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالیٰ بعد وصول ہونیکے
اپنے اخبار مین درج کرینگے تا تاریخ ۶ شباط فرنگی
۱۸۷۷ یکون اعانت مذکور ۲ ملین و سات صد اور
۷۴ ہزار ۱۲ غروش ہو پہنچے ہین فقط شمس الاخبار مدار

ایک شخص ملتانی کی روم کی نسبت ہمدردی

صاحب دار الخلافہ نے اس مراسلہ کا ایک فقرہ جو مکہ
مکرمہ سے ہو پہنچا اس مین لکھا ہی کہ امسال ایک شخص اہالی

ہند بسکنہ طہران سے بہرام خان نام واسطے ادائے فریضہ
حج جو آیا تھا جمعیت مین اعانت جہاد کے جو حجاز مین قایم ہوی
تھی ہدیہ پنجاہ اول مترجم مبلغ ۲ ہزار ۳ سو تالیس غروش اور دو سو
مرتبہ تیس روپیہ اور ایک حلقہ طلائی بطور اعانت وحمیت اسلامی
کے دیا اور بہت کچھ تعارف مارمار کر رویا اور کہا کہ اگر خبر
اسقدر تنگی دولت وملت کی ہماری مملکت مین سماعت ہوتی
تو تمام مال واملاک کو فروخت کرکے واسطے خدمت گذاری
ملت کے فدا کر دیتا اور اپنے فرزند جگر پیوند کو اپنے ساتھ
جنگ مین لیجاتا اور شرف جنگ یا شہادت سے سرفراز
ہوتا اُسنے ایسے سخنان رقت آمیز جمعیت مذکورہ مین بیان
کئے کہ ہر ایک شخص کو اس سے کمال حیرت ہوی - منہ

اخبار ورلڈ ناقل ہے کہ سلطان روم کی ایک بیگم ہی جسکی
نسبت یہہ معتبر طور پر خبر آئی ہی کہ وہ بلجیم کی رہنے والی
ہی اور وہ نہایت حسین اور نہایت ذکی ہی اور میڈم
ایلس کی شاگرد ہی یہہ بات اول ہی مرتبہ کچھ واقع نہین
ہوی ہی کہ مغربی ملک کی عورت بادشاہ کے مزاج پر
بالکل قادر ہو جاوے اور سلطان جو کہ نہایت دانشمند
جوان آدمی ہین انہون نے اپنی بیگم سے دریافت کیا کہ
تم کبھی لیڈی سیلسبری سے بھی ملی ہو بیگم نے جواب
دیا کہ وہ میرے ہم پلہ نہ تھے فقط مین تیفک سوسیٹی

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ
عہد نامہ سنہ ۱۸۵۶ع

ہمنے تاریخی خبرون مین لکھا ہی کہ روس نے اسبات
کے مشہور کرنے کی اجازت دی ہی کہ اسکا ارادہ ہی کہ
اگر شاہان یورپ سلطان کو دبا کر اور زور زوال کر دہ
شرطین منظور کرا دینگے جو مجلس شوری مین قرار پائین
تھین تو سنہ ۱۸۵۶ع کے عہد نامہ کی شرایط سے
اپنے تئین خارج کر لیگا۔

بلاشبہ روس نے اس امر کو نہایت غرور و دلیری سے
کہا ہی وہ یقین کرتا ہی کہ تمام یورپ کی سلطنتین لڑائی مین
پڑنا نہین چاہتین بلکہ یقیناً لڑائی مین اپنے تئین نہین ڈالینگے
اور اس سبب سے جو اُس کے دل مین آتا ہی کہتا ہی اور کسیکی
کچھ پرواہ نہین کرتا - درحقیقت روس کا یہہ کہنا کہ مین
عہد نامہ سنہ ۱۸۵۶ع کا پابند نہ ہونگا تمام یورپ
کی سلطنتون کو جنہون نے اس عہد نامہ پر دستخط کئے تھے
بے حقیقت اور ہیچ سمجھنا ہی - انگلنڈ اور فرانس مقدم
رکن اس عہد نامہ کے تھے فرانس بلاشبہ ایک تیز مزاج اور
غیرت مند سپاہی تھا جب تک وہ اپنی طاقت مین پورا
تھا اوسوقت تک روس نے اس عہد نامہ کے توڑنے
کا کچھ خیال نہین کیا کیونکہ وہ یقین جانتا تھا کہ فرانس اسکو
کبھی نہ توڑنے دیگا اور اسیوقت تلوار پکڑ کر مقابلہ کو حاضر
ہوگا لیکن جبکہ فرانس کچھ تو خود اپنے زور مین اور کچھ قوم
کا نپولین کو نہ پسند کرنے کی وجہ سے اور کچھ انسردن کی
نالایقی یا دغابازی کی وجہ سے گر پڑا اور اسکا زور
جاتا رہا اور جرمنی سے اُسنے صدر عظیم اٹھایا اُسوقت

روس کو بلایا اور اسنے ان عہد ناموں کو جو بڑی بڑی
سلطنتوں کے مقابلہ مین کئے تھے توڑنا شروع کیا اور سب سے اول
بلیک سی کے عہد نامہ کو توڑ دیا اور کسی سے کچھ نہ پوچھا اس زمانہ مین
غیر متمدن فرانس اپنی مصیبت مین مبتلا تھی جرمنی اور اسٹریا کو اسکا جنداں
خیال نہ تھا اور سب سلطنتین انگلستان کو دیکھتی تھین کہ وہ کیا کرتی
ہی اسوقت زمانہ مسٹر گلاڈسٹن کی گورنمنٹ کا تھا جنہون نے اپنی
گورنمنٹ کو ایک حقارت کا داغ لگایا اور روس کی اس عہد شکنی
کا کچھ تدارک نکیا اور یہہ ایسا حقارت کا داغ ہی جو مسٹر گلاڈسٹن
کی گورنمنٹ کی پیشانی پر سے کبھی نچھوٹیگا اب یہہ دوسرا امر اسسے
زیادہ بدعہدی کا روس نے مشتہر کیا ہی تا نیہہ بات سچ ہی کہ
ہر شخص کو اختیار ہی کہ کسی عہد کو جو اس نے کیا ہی توڑ دے
الا اُن لوگون کو جنسے عہد ہو جاوے اپنی عزت اور اپنی سطوت
قایم رکھنے کو عہد توڑنے پر جو فریقین کو لازم آتا ہی اسکو
پورا کرین سنہ ۱۸۵۶ع کے عہد نامہ کی رو سے جو ملک روس
کی فتح ہو گئی اور پھر روس کو اسی صلحنامہ کی رو سے واپس
دیے گئے تھے جنکا ذکر دفعہ ششم عہد نامہ مین ہی وہ
روس سے واپس لینے چاہئین قلعہ سباستپول کو اسطرح
ڈہا دینا چاہئے جیسا کہ اس وقت ڈہا ہوا تھا روس کے
جہاز بلیک سی سے نکالدینے واجب ہین جیسیکہ اسوقت
نکالے ہوے تھے پس اگر روس اس عہد نامی سے خارج ہونا
چاہتا ہی جیسا کہ اس نے مشتہر کیا ہی تو سلطنت انگلستان
اور فرانس اور سارڈینیا اور سلطان روم کی عزت اسی مین
ہی کہ فی الفور اُسکا جواب دین کہ روس اگر اس عہد نامہ کو توڑتا
ہی تو وہ ملک جو اس کو واپس دیئے گئے تھے واپس کردے
اور وہ انکار کرے تو سب بادشاہون کو ملکر بلوا کے زور سے
اس سے واپس کرنے واجب ہین ترکی نے (خواہ خدا کی مرضی
اسکے قایم رکھنے کی ہو یا نہو) اپنی عزت قایم رکھلی یہہ کہہ کر کہ
بے عزتی کے رہنے سے مرنا بہتر ہی درحقیقت وہ بیچاری کر
زوری اور اس سے زیادہ اور کچھہ نہین کر سکتی تھی جو اس نے کہا
مگر تمام دار مدار سلطنت انگلستان پر ہی اگر لارڈ بیکنسفیلڈ
روس کی اس سر زوری کو سنکر ایسے ہی خاموش رہتے جیسیکہ
مسٹر گلاڈسٹن بلیک سی کے عہد نامہ کے شکست کرنیکے وقت
کو سنکر خاموش ہو رہے تھے تو آگی گورنمنٹ بھی وہی لقب
پاوینگی جو مسٹر گلاڈسٹن کی گورنمنٹ نے پایا ہی اور اگر انہون نے
قومی عزت اور سلطنت انگلستان کے افتخار کو قایم رکھا اور روس
کو اسکی سر زوری کا ویسا ہی جواب دیا جیسا کہ دینا چاہئے
تو بلاشبہ ہمیشہ انکی گورنمنٹ ایسی معزز رہیگی جیسا کہ گورنمنٹ
انگلستان کا افتخار ہی بلاشبہ لڑائی کی بالسی پر ہمیشہ امن کی
بالسی کو ترجیح دینی چاہئے مگر اسیوقت تک جبتک کہ افتخار و
سطوت سلطنت مین کچھہ فرق نہ آوے ورنہ ایسی حالت
مین بھی امن کی بالسی کے غلام بنجانا بزدلی کی دلیل ہی جس
سے کچھہ افتخار حاصل نہین ہو سکتا - درحقیقت روس نے
علانیہ سلطان کے باغی صوبون کو مدد دیکر عہد نامہ کو توڑ
دیا ہی جسکا مقتضا یہہ ہی کہ کل سلطنتین متفق ہو کر روس کو

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین ناظم و مہتمم محمد شریف کے اہتمام سے چھپا

قبول اسلام

جوکہ میر حید رعلی صاحب کے وعظ مین مسمی چند رکا پرشاد مسلمان ہوا تھا اور نام اوسکا عبدالرحمن رکھا تھا اور اسکی خبر منشور محمدی ۱۰ ذیقعدہ مین درج ہوچکی ہی - الحمدللہ اب اسکی بیوی اور بھائی سوبیلا بھی مسلمان ہوگئے ہین -

ایضاً

۳ مارچ کو ایک میم صاحبہ معہ اپنی لڑکی کے جسکی عمر گیارہ سال کی ہی پہاڑ گنج مین مسجد کلان جناب قاضی رحیم الدین صاحب مین اگر مشرف باسلام ہوئین اور نام نجم النسا رکھا گیا اور ایک شخص نامی ہدایت اللہ برادر کریم بخش چاندنی والا سکنہ مقام مذکور کے ساتھ نکاح پڑہا گیا جسکی مفصل کیفیت یہہ ہی کہ یہی شخص جسکے ہمراہ شادی ہی ان میم صاحبہ کو اگرہ سے لایا تھا اور اگرہ مین ان میم صاحبہ نے خود مسلمان ہونے کی درخواست کی تھی کہ ہم مسلمان ہوا چاہتے ہین ہدایت اللہ نے کہا اگر آپ دہلی چلین تو سب سامان ہوجائیگا یہہ سنتے ہی وہ نامبردہ کے ہمراہ ہولین اور پہاڑ گنج (نام ایک بازار دہلی کا ہی) مین آ داخل ہوئین جسوقت نکاح پڑہا گیا تو ایک بدمعاش ہملٹن صاحب سے مخبری کی کہ چند آدمیون نے ملکر بغیر مرضی ایک میم صاحبہ کو معہ انکی طفل کے مسلمان کرکے نکاح پڑہا دیا ہی صاحب موصوف نے اسیوقت بذریعہ تار برقی کے خبر دی کہ دہلی کا انسپکٹر موقع واردات پر جاکر تحقیقات کرے اور عورت کو معہ اسکے ہمراہ ہونے کو توالی مین روانہ کرے چونکہ ڈپٹی انسپکٹر صاحب پرانے قلعہ کسی تحقیقات کے واسطے گئے تھے اس لحاظ سے جناب منشی عنایت اللہ صاحب سحر رکلان نے موقع وارادات پر تشریف لیجاکر تحقیقات کی اور نجم النسا اور ہدایت اللہ و کریم وغیرہ کو کوتوالی روانہ کیا وہان جاکر نجم النسا نے کہ جسکے دل مین دین محمدی کی روشنی ہوگئی تھی کپتان صاحب سے خوب انگریزی مین گفتگو کی کہ جسکا ترجمہ یہہ ہی کہ مین ایک عرصہ سے مسلمان تھی اب صرف مین نکاح اگر پڑہایا ہی اور مین خود مسلمان ہوی ہون فقط

از اخبار خیر خواہ ہند دہلی

بنر محمد اور سگ رام لچھمن کا مقابلہ

خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ جناب محمد شریف صاحب نورالله سموز پس از تسلیم بتعظیم ملتمس خدمت عالی ہون ایک پنڈت قوم برہمن موسوم بہ نراین داس جو کہ عرصہ ایک سال کا ہوا کاشی سے علم تحصیل کرکے آئے ہین اور علم فارسی سے بھی کچھ وقفیت رکھتے ہین بندہ سے مباحثہ اور پرمورت پوجا اور تبرت سورج اور ہنومان کے ہوا کہ جملہ اقوام ہنود حاکم حقیقی کو چھوڑکر راہ راست سے منہہ موڑکر سورج اور ہنومان کے نام پر روزہ رکھتے ہین علی الدوام اپنی جہالت سے بت پرستی کا مزہ چکھتے ہین اور طرہ یہہ کہ صرف قسم غلہ سے کھانیکا احتیاط رکھتے ہین اور چیزون سے پیٹ اپنا بھر ہی لیتے ہین اور کھانا کی کرمفت مین نام برت کا بدنام کرتے ہین تو پنڈت صاحب نے جواب دیا کہ ہم کو اسوقت فرصت نہین ہی ہم تحریر کے ذریعہ سے بحث کرینگے بندہ نے کہا کہ ہم بجای رام کے

اپنے تئین ببر محمد لکھینگے اور آپکو سگ رام لچھمن تحریر
کیا کرینگے اور جیسا رتبہ ہم ببر محمد کا جانتے ہین ویسا ہی مرتبہ
آپ اپنے نزدیک سگ رام لچھمن کا اپنے دین مین تصور کرین
برا ماننے کی کوئی بات نہین ہی کہا کہ بہت اچھا ہمکو قبول
و منظور ہی کہا گیا کہ زبانی سے نوشتہ بہتر ہوتا ہی ایک
پرچہ پر اپنے ہاتھ سے تحریر کر دیجئے چنانچہ اونھون نے
تحریر کر دیا کہ بندہ کے پاس تحریر اونکی موجود ہی بعدہ
بین الاستفسار حال مورت پوجا کی اسیوقت سگ رام
لچھمن صاحب نے فرمایا کہ ہمارے شاستر سے درست ہی
اور مورت پوجا کی وقت ہم مورت مین ہی بھگوان کو تصور
کر کے پوجا کرتے ہین کہا گیا کہ اپنے کسی شاستر کی کتاب
معتبر سے سند دو تو چند کتابین دیکھین کہین اس قسم کی
تحریر نہ پائی آخر کار اپنی رفع ندامت اور تائید قول مذکور
کی غرض سے ایک کتاب کے چند ورق لوٹ کر اپنے
کلے درازی سے یون بھولنے لگے کہ دیکھلو یہہ تحریر ہی
سگ رام لچھمن صاحب یہہ سمجھے تھے کہ علم ہندی کوی
کیا سمجھے گا مین جھوٹے نظیر دیکر کچھہ کا کچھہ سنا کر دبا لونگا
مگر اسبات سے بیخبر تھے کہ سچ کے سامنے جھوٹ کو
کہین بھی فروغ ہوتا ہی جو کہ بندہ کو بھی علم اونکی سے
وقفیت ہی اونکی چالاکی کو پکڑ کر مجرم لغو گوئی کا قرار دیا
اور جلسہ عام کے روبرو دھول کر دی پھر تو حاضرین
جلسہ اقوام ہنود نے بھی اونکی سبلت و نہانت کو دیکھ
ملامت سے جو رنگا تو مگر بیحیائی سے کہنے لگے کہ

پھر کسی طرح ہم سے عہدہ برائی بھی حاصل کرین سو تم ہماری
بات کو جمنے نہین دیتے ہو بندہ نے کہا کہ مورت پوجا
راجہ جین نے ایجاد کی ہی یہہ سراسر مورت پرستی ہی پتھر مین
خدا نہین آجاتا آیا پتھر مراد کسی کی نہین بھلاتا اور نہ کہین تمہاری
شاشتر سے مورت پوجا درست ہی تم جب کتابی بحث
سے عاجز ہوے تو اپنی شاستر کو تہمت لگایا یعنے
جھوٹا فقرہ پڑھ سنایا کہ یہہ لکھا ہوا ہی اور خیر ہمنے
فرض کیا کہ اپنے اسوقت رفع ندامت اور ثبوت قول
اپنے کو ایسا کیا تو آئندہ کو آپکا دل اس دین باطل سے
نہ پھرا کہ اسوقت جلسہ عام مین تم کو دین کاذب کی پیروی
پر اسقدر ذلت حاصل ہوی کہ حشر تک منہہ دکھانے
کو جگہہ نہ رہی اور ابھی بحث نسبت برت کی باقی ہی اوسکا
کیا جواب دوگے کہا کہ حقیقت مین دین تمہارا اچھا اور
زبردست اور اعلی ہی اور ہمارے یہان چند امور بیجا رایج
ہین کہا گیا کہ جب تم جانتے ہو کہ دین محمدی زبردست اور
اعلی ہے اور اچھا ہی تو پھر تم کیون دین برے اور زبردست
اور کمتر کے پیرو ہو بہتری کہ ہاتھہ اوٹھاو جواب دیا کہ
ابھی بحث نسبت برت کی باقی ہی اور بعد ہفتہ یا عشرہ
کے ہم اور پنڈت جمع کرینگے اگر اسوقت ہم جواب مین
ساکت ہونگے تو دیکھا جاوے گا خداوند کریم اسکام
کو راست لاوے خیر سگ رام لچھمن صاحب تو اوسوقت
دم دبا کر بھاگ گئے ایک شخص مسترد نامی قوم کہار
اوسوقت جو بیٹھا ہوا مباحثہ سنتا تھا اوسنے کہا

کہ یہہ پنڈت اپنے فائدہ کے غرض سے ہر ایک کو بہکا کر پوجا
پتری کراتے ہین اب پنڈت صاحب نے ہار جانے سے مجکو
ثابت ہوا کہ تمہارا دین سچا ہی مجکو اب مسلمان کہنے گا چنانچہ وہ
اسیوقت مسلمان ہوا نام طفیل محمد رکھا گیا اللہ یہدی من یشاء
الی کل شئی قدیر ۔ اب آیندہ جو بحث ہوگا وہ بھی حوالہ
کیا جاویگی اسکو برای مہربانی درج اخبار
پر بہار فرمائیے فقط راقم محمد نظر حسین ساکن امانپور ضلع

روح القدس کی اولٹی تاثیر

مخدوم و مکرم جناب مہتمم صاحب اخبار منشور محمدی دام عنایتکم
تسلیم مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار مین چھاپ دیجئے
کمال عنایت ہوگی ۔ وہو ہذہ
بلجیم ۔ یہان کے خانقاہ مذہب عیسوی مین ایک فتنہ برپا ہوا
ہی جسکی کیفیت یہہ ہی کہ ایک بست سالہ جوان بعہدہ پادری
مقرر ہوا تھا ایک حسین عورت جو زیارت کرنے آئی تھی اس سے
اس پادری نے خلاف انسانیت برتاو کیا یعنے اوسکی
عصمت و عفت پر دست درازی کی ۔ جب اس امر کی خبر ورثای
عورت مذکورہ کو ہوی تو وہ اسکا بدلہ لینے کو آئے اور
پادری مذکور اور ورثای عورت مین خوب زد و کوب
ہوی ۔ راقم شیخ ریاض الدین اسکول ماسٹر بسالہ

چھاونی مرار

گرمی کا نہایت زور ہی ۔ تاریخ ۱۳ مارچ نہ برسا اور اسکے
ساتھ اولے بھی گرے جس سے فصل کو نہایت نقصان پہونچا
۔ سالہ نزدیک عنقریب جدید لین مین چلا جاویگا اس لین کا

نمبر ۲ جلد ۱

ٹھیکہ جناب حافظ احمد علی صاحب کے پاس تھا جنہون نے
نہایت خوبی سے اس کام کو سرانجام دیا ۔ حقیقت مین حافظ
صاحب موصوف نہایت مردمتقی اور صالح ہین ۔ رابرٹ
صاحب پھر اپنے عہدہ کنشونمنٹ میجسٹی چھاونی مرار پر
واپس آئے ۔ انکا ذکر اسواسطے کیا کہ یہہ حاکم غریب پرور
رحمدل اور منصف ہین جو امر اجکل انگریزی حکامون مین
کم ہی فقط کارسپانڈنٹ

تقریر سوالات

مظہر لطیف عمیم جناب محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی
کو فقیر میرزا موحد کا سلام اور یہہ پیام کہ مجھکو چند سوالات
کا حل منظور ہی لہذا بذریعہ اس رقعہ کے مین چند سوالات
اپ کی خدمت والا درجت مین ارسال کرتا ہون اور متوقع
ہو کہ اپ میری اس تقریر کو معہ سوالات مفصلہ ذیل اپنے
اخبار مطلع انوار مین درج فرما کر حضرات پوا در صاحبان
تک پہونچا دین اور حضرات موصوف سے میری التجا یہہ
ہی کہ وہ اپنے نوکری کا فرض سمجھکر یا محقق ہو کر انکے جواب
نور افشان یا شمس الاخبار لکھنو مین ارقام فرما دین ۔
(۱) انجیل متی کی سند بیان کرو اور متی کا حال لکھو کہ
اوسکا حال توریت کے مجموعہ مین کہان لکھا ہی جس سے یقین
کہ متی عمدہ قابل اعتبار تھا بالخصوص نئے کرسچن بیان کرین
کہ کس اعتبار سے قابل تسلیم ہو (۲) لکھو کہ متی مجموعہ توریت
سے واقف تھا یا نہین اگر واقف تھا پھر اوسنے نسب نامہ
مین خلاف توریت کیون تحریر کی (۳) درس ۴ باب ۳

لوقا ہی کہ اس جہان کے لوگ بیاہ کرتے ہین اور بیاہے جاتے
ہین ۳۵- لیکن جو لوگ اوس جہان کے اور قیامت کے
شریک ہونیکے لایق ہوتے ہین نہ بیاہ کرتے ہین نہ بیاہے جاتے
ہین انتہی اب دریافت کیا جاتا ہی کہ مریم اور یوسف قیامت
کے دن شریک ہونیکے لایق تھے پھر کیون انہون نے نکاح
کیا جیسے باب اول متی مین ہی (۴) حاملہ سے نکاح کس مقام
پر توریت مین درست لکھا ہی اور مریم کو جبکہ روح القدس
کے ذریعہ سے حمل تھا اور اونکو علم بھی تھا جیسے باب اول
لوقا مین ہی پھر کسلئے نکاح کیا (۵) جبکہ عورت حاملہ نکاح
کرے اسپر ظاہر اخیال اچھا نہین ہوسکتا اسکا دفعیہ یہود
کے لئے کیسے ہوسکتا ہی اور منکر کیسے تسلیم کریگا کہ مریم و
یوسف ایکھتے ہوے ہونگے (۶) درس ۱ باب اول
متی مین عیسی کا نام یسوع رکھا گیا ہے اور درس ۲۲
باب مذکور مین باب نہم یشعیا سے سند لایا ہی کہ اوسکا
نام عمانوئیل ہوگا اور مسیح تا آج تک عمانوئیل نہین ہوا
پس تطبیق کیسی متصور ہوسکتی ہی (۷) مریم نے بعد
نکاح کے بیٹا جنا اور درس ۲۲ باب مذکور مین سند لاتا
ہی کہ کنواری بیٹا جنیگی صاف صاف بلا تاویل بیان
کیجئے اور یہود اہل کتاب کی تسلی کیجئے کہ باوجود نکاح مریم
و یوسف کے کنواری سے مسیح پیدا ہوے اور مثل مشہور
ہی کہ پیران نمی پرند بلکہ مریدان می پرانند پس اس امر مین
متی وغیرہ مسیح کے مریدون کی سند کافی نہین ہوسکتی
بالخصوص جبکہ حاملہ سے نکاح ہوا ہو کب اونکی پاکیزگی
پر خیال کر سکتا ہی۔

سوالات متعلقہ باب دوم متی

(۱) اہل عقل پر روشن ہی کہ ہیرودس یہودیہ کا بادشاہ
قوم یہود سے جبکہ تھا اگر مسیح حقیقی کا ستارہ طلوع
ہوتا جو یہودیون کی رعایت کے لئے حسب درس ۶ باب
دوم متی موعود تھے ضرور دیکھتا اور خوش ہوتا کیونکہ بقول
نصاری مسیح کی بادشاہت ظاہری نہین تھی جس سبب سے
باعث دشمنی ہیرودس ہوتی اور مجوس آتش پرست
بالخصوص نہ دیکھتے اور بالفرض مانا کسی دوسری
کتاب سے ثابت کیجئے کہ اوسکو فلانے مورخ نے لکھا
ہی بشرطیکہ نصاری نہو اور بغیر دوسرے کے قول کے
کب یہہ امر قابل تسلیم ہے (۲) جبکہ مجوسیون نے
ہیرودس سے ستارہ مسیح کی خبر دی یہود کو مبارک
بادی کا وقت تھا اور باب دوم متی مین لکھا ہی کہ سارے
یروسلم والے اس خبر سے گھبرائے یہہ بات خلاف
قیاس ہی اور مبارکبادی کا حال سوال سوم ذیل سے
ظاہر ہے اگر مسیح کی خبر کتاب میکاہ سے مانی جاوے
(۳) میکاہ کی کتاب مین لکھا ہی کہ ای بیت لحم قوہ یہودا
کے سرداروں مین چھوٹا نہین تجھسے ایک سردار نکلیگا
جو میری قوم کی رعایت کریگا خاص اسمین مسیح کی خبر
نہین نہ نام ہی نہ نشان نہ تاریخ سیکڑون اوسمین
سے سردار نکلے ہونگے جنہون نے رعایت بنی اسرائیل
کی کی ہوگی اور مسیح تو ہمیشہ یہودیون کے دشمن

درہنگ سرزادیہی رہے جیسے باپ نہم زمانہ رومیون
ہین ہی اور باپ کو بیٹے سے اور ماکو بیٹے سے اور دوست
کو دوست یہود سے جدا کرنے آئے تھے پس رعایت کی
عوض ہلاکت کو اونکی آئے تھے رعایت تو اوسوقت متصور
ہوتی کہ اونکو یہود تسلیم کرتے یا عدم تسلیم سے اونکو بددعا
دیتے خیال یون کیا جاتا ہی مسیح نصاری نے جبکہ رومیون
کی سرسبزی دیکھی اور یہودیون کو بدحواس اور موسی علیہ
السلام کی کتاب سفر مثنی مین لکھا ہوا تھا کہ غیر قوم اور
تاداں یعنے رومیون سے بربادی یہود کی ہوگی یہہ سمجھکر
دعوی پیغمبری کا کر بیٹھے ہوشیار ایسے ہی ہوتے ہین
(۴) وہ کیسا تارہ مثل کرم شتاب تھا کہ مجوسیون
کو دکھلائی دیا اور اونکے آگے آگے چلا اور ہیرودس نے
نہ دیکھا وہ دریافت ہی کرتا رہا غالبًا مجوسیون کی سازش
معلوم ہوتی ہی کہ ایسا فرضا دھتا ؤ جسمین یہود برباد ہون
ورنہ تارہ ہوتا تو دوسرون کو بھی دکھائی دیتا مدعی اسکو
دوسرے اقوام کی کتاب سے ثابت کرے ورنہ
شق العمر پر اعتراض نکرے جسکا اشارہ باب ۳
خبقوق نبی مین بھی ہی (۵) دعوی تو باب دوم متی
مین یہہ ہی کہ مسیح کو یوسف مصر مین لیگیا اور دلیل یہہ لاتا
ہی کہ خدا نے اپنے نبی کی معرفت کہا تھا کہ مین نے اپنے
بیٹے کو مصر سے بلایا ہی کجا مصر کو جانا کجا مصر سے
بلوانا یہہ تو ایسا ہوا جیسے محمد جونفوری بن سید وخان نے
جبکہ حدیث دنکی کہ سیاہ نیزہ خراسان سے اٹھینگے

اسمین مہدی ہوگا جو سادات کی رعایت کریگا اور مقدمۃ
الجیش اوسکا متصور ہوگا دعوی مہدیت کی تتمیم کے لئے
غریب خراسان کو گئے اور نہ سمجھے کہ مراد مہدی سے اس
حدیث مین محمد عباس اور اسکی نسل ہے جنسے سادات
کی تعظیم کمال درجہ کی اور اسکے لئے سیاہ نیزہ خراسان
سے اٹھے اور مقدمۃ الجیش اوسکا متصور تھا پس کجا
خراسان سے اٹھنا اور کجا خراسان کو جانا وہی حال باب
دوم متی مین ہی (۶) اگر انصاف سے پوچھا جاوے
بے شبہ اوایل باب ۳۱ یرمیا مین راحیل کی اولاد
کی بربادی سے اشارہ زمانہ بربادی اور سرسبزی
کا زمانہ جو اواخر باب ۳۱ - مذکور مین ہی وہ خاص زمانہ
اہل اسلام مین عبداللہ بن سلام افریمی یوسفی سے موعود
ہی لیکن جبکہ اواخر کو تسلیم نہین کرتے اوایل کی نسبت
بھی دریافت کیا جاتا ہی کہ وجہ خصوصیت زمانہ مسیح سے
کیا ہی بہت مرتبہ راحیل کی اولاد برباد ہوی اسکی وجہ
خصوصیت بیان کرو اور مسیح کی اس سے خوبی نکالو
جیسے ہم زمانہ آبادی عبداللہ بن سلام سے حضور علیہ
السلام کے نکالتے ہین (۷) درس ۱۹ باب دوم
متی مین لکھا ہی کہ مصر سے فرشتہ نے یوسف کو خواب
مین کہا کہ مسیح اور مریم کو اسرائیل کے ملک مین لیجا
اور بعد فرمانے فرشتہ کے درس ۲۲ مین لکھتا ہے
کہ نبی اسرائیل کے ملک مین لیجانے سے یوسف ہوا
کیسی ثبوت ہوی یہہ تو گھر کے صلاحین ہوین اور

پھر تماشا یہ کہ وہان پر دوسرے مرتبہ فرشتہ نے آکر کالیل
کو لیجا اور وہ کالیل کو لیگیا بلا صاحب پہلے مرتبہ کا فرمانا فرشتہ
کا غلط ہوا یا نہین یا قابل نسخ کے ہونا چاہئے نسخ کے معنے
بھی جو تکمیل مدت حکم سابق کے ہین یا ن متصور نہین بلکہ اسکا
نام بطلان ہے۔ (۸) ناصرہ کا پتہ کتب سابقہ
سے دیجئے ورنہ قایل ہو جاے کہ پیغمبرون کے کتابون
مین حذف و تحریف و تبدیل ہوگئی ہی یا کہئے کہ متی نے
جھوٹھ بولا ہی پھر دوسرے اوسکے قولون کا کیا اعتبار ہی

باقی آیندہ موحد

اشتہار رسالہ ریلیغ قضا

شایقان علم مناظرہ مذہبی کو مژدہ ہو کہ اندنون رسالہ ریلیغ قضا
یعنے تفسیر مکاشفات یوحنا مولفہ جناب سلطان مناظرہ
اہلکتاب مولانا میرزا موحد صاحب سلمہ اللہ الصمد مطبع
بحر الاسلام بنگلور مین طبع ہوتا ہی اور وہ قابل دید ہی اور
اسمین چند امور کا بیان نہایت شرح وبسط کے ساتھ کیا گیا
ہی جو فہرست مفصلہ ذیل سے آشکارا و ہویدا ہی۔ مولف
ممدوح نے واسطے آگاہی اہل یورپ کے اسکو تالیف کیا ہی
تاکہ وہ واقف ہو جاوین بالخصوص ایسے نازک وقت مین اور
روس تک یہہ رسالہ پہونچ جاوے اگر روس کچھ غور کرے
تو اوسکی آمین بہتری ہی کہ چندے بیت المقدس پر
نہ جاے کیونکہ اسکا وہان جانا ساتھ اسکے ہی کہ اوسکی بربادی
ہوے۔ اور اس رسالہ کے خاتمہ مین انصاری کے چند سوالات
جو سخت مشکل ہین جنکا جواب آج تک دیکھنے مین نہین آیا

بالخصوص نسبت یاجوج وماجوج کی دیا گیا ہی با ہمہ قیمت
رسالہ ہذا کی سو محصول ڈاک ۶ سر مقرر ہین پس ناظرین اخبار
منشور محمدی کو بذریعہ ضمیمہ اخبار کے مفت دیا گیا ہی دیگر
خریداران اور شایقان علم مناظرہ کو واجب اور فرض ہے
کہ وہ جناب محمد شریف صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی واقع
لشکر گاہ بنگلور سے بذریعہ خطوط کے طلب فرماوین
اور درخواست کے ساتھ ہی ۴ کی ٹکٹ بھیجدین اور جو
صاحب دس رسایل سے زیادہ طلب کرینگے اونکی ساتھ
قیمت مین کچھ رعایت کیجائیگی۔ اور حضرات مالکان اخبارات
کہ جنکے یان اخبار منشور محمدی معاملہ مین جاتا ہی اونکی خدمت
والا درجت مین التماس ہی کہ وہ ازراہ توجہات اور بلحاظ
قومی ہمدردی کے دو تین مرتبہ اشتہار ہذا کو اپنے اپنے
اخبار گوہر بار مین جگہہ دیکر مہتمم اخبار منشور محمدی و دیگر اہل اسلام
کو اپنا ممنون و مشکور فرماوین اور رسالہ مذکور بذریعہ
ضمیمہ کے حضرات موصوف کی خدمت کیمیا خاصیت مین
انشا اللہ تعالی پہونچتا رہیگا۔ اور جو حضرات اپنے اس
عنایت غائبانہ اور شفقت بزرگانہ سے ہم کو محروم رکھینگے
یعنے اشتہار ہذا کے درج کرنے مین دریغ کو کام مین لائینگے
سو وہ ضمیمہ کے ملاحظہ سے بھی اپنا ہاتھہ اوٹھا لینگے۔ غلبہ ہی
کہ ضرور ولابد ہمارے کرمفرما صاحب بے دریغ ہمارے
عرض کو قبول فرما کر دو تین مراتب سے بھی زیادہ
اس اشتہار کو طبع فرمائینگے اور ہم کو اپنا مشکور
بنائینگے۔

فہرست رسالہ ہذا لیغ قضا

مضمون	نمبر
تمہید	۱
قیصرون کی تاریخ اور کلادیس قیصر کے وقت مین	۳
جوشہ مسیحی مین تھا کتاب مکاشفات کا نزول	
حضور علیہ السلام کا ذکر جو باب ۷ و ۲ دانیال مین	۴
اور ستر ہفتہ کا فصل نہم دانیال مین حضور علیہ السلام کی نسبت تصریح	
قرآن و انجیل کی تطبیق نسبت مصلوبی و عدم مصلوبی مسیح مین	۵
حضور علیہ السلام و چار خلفا و چوبیس عمال حضور علیہ السلام کا بیان مکاشفات مین۔	۶
چوبیس عمال کے نام	۸
مریم کا نکاح یوسف نجار سے منافی اہل اسلام کو نہین	۱۱
چار یارون کی ترتیب خلافت کا بیان	۱۳
قرآن مجید مین بھی منصل ہے علی ہذا انجیل و یزید پلید و جناب امام حسین رضی اللہ عنہ گو قرآن مین حالات بہت کچھ منفصل ہین۔	
اسماعیہ و عباسیہ کا ذکر انجیل مین	۱۸
چنگیز خانیون و اہل یورپ کے جنگون کا بیان۔	
اہل اسلام دابۃ الارض و مہدی کا ذکر کتاب مکاشفات مین	۲۰
قیامت کے نشانات حدیث سے	۲۲
دجال کا ذکر مکاشفات مین	۲۵
مسیح کی بار دیگر تشریف آوری کا ذکر	۲۸
یاجوج روس و ماجوج کا ذکر	۳۰
فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل سے یاجوج روس و ماجوج کے حالات مفصل	۳۲
نصاری کے چند سوالات جو سخت مشکل ہین	۳۷
بالخصوص نسبت یاجوج ماجوج کی امور کتب اسلامیہ مین بطور تشبہات کے وارد ہین اونکی نسبت اعتراض اہل اسلام کا نصاری کو جواب جس سے ہر شخص پر اہل اسلام کی حقیقت و ناحقیت نصاری آفتاب نیمروز کے مانند ظاہر ہو جاوے۔	۴۱
اولاد نوح ۴ کا ذکر جس سے اکثر ممالک کے نسل دریافت ہو جاوے	"
حورون اہل اسلام و عدم مناکحت انجیل مین منہیات ہین	۴۲
ہود کا قصہ توریۃ سے	"
قیامت کبری کا ذکر توریت مین کس طریق سے ہی	"
لقمان کا ذکر توریۃ اور ابراہیم کو اگ مین ڈال دینے کا ذکر توریۃ سے	۴۳
روم اور اٹلی کا بانی روم بن لقمان ہی	"
یاجوج بن یافث کا حال جو سیتھیا و روم مین ۴۴ لیا اور روس اوسمین سے ایک روس سردار ہوا	
ذوالقرنین کیقباد کا ذکر خوبانی سدہی	۴۴
ترک عثمانیہ اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہین	
بائیس قبایل یاجوج ماجوج کے نام	۴۶
ساتوین ہزار سن حضور علیہ السلام کا ظہور	۴۸

حسب تصریح توریۃ وانجیل واحادیث اور اکثرین ہزار
مین شوکت یاجوج روس
تشبیہات یاجوج ماجوج کا ذکر جو لمبے کان و دراز قد
وغیرہ ہین اونکی معانی ۴۹
ریل گاڑی وتار کا ذکر جو سورہ کہف ذکر ۵۲
یاجوج ماجوج مین ہی اور اونکا نصاری ہونا
تنبیہ تصوف کے طور پر جو تفسیر میکا شفات مین کار آمد ہی ۵۵

واعظین الہ باد

پہلے وعظ اس شہر مین شاہ شیر علی صاحب نے کہنا شروع کیا
ہر چند پادریون نے شاہ صاحب موصوف کی شکایت جا بجا
یہانتک کہ حکامون سے بھی کی مگر شاہ صاحب اس کار خیر سے
باز نہ آئے یہانتک کہ شاہ صاحب نے دورہ کرنا شروع
کیا اور اکثر شہرون مین پادریون سے بحث بھی ہوی مگر فضل
خدا سے جب بحث ہوی پادریون نے نیچا دیکھا اب چند
عرصہ سے اس شہر مین واعظین انصاری بکثرت جا بجا منادی
کیا کرتے ہین اور تو مین ہر مذہب کی کیا کرتے ہین اونکے
مقابلہ مین ہندؤن نے بھی منادی شروع کی ہی اور
چار بجے سے تا بہ غروب آفتاب چوک مین لب سڑک
منادی ہوتی ہی ایک جانب عیسائی منادی کرتے ہین
دوسرے طرف ہندو بیچ مین اہل اسلام وعظ فرماتے
ہین اور جس جس مقام پر عیسائی منادی کرنے جاتے ہین
وہان واعظین اسلام بھی پہونچتے ہین چنانچہ ہر دوشنبہ
کو بجا خلد آباد مین پادری ولیم صاحب معہ چند عیسائیون

کے ۳ بجے آتے ہین اور ایک کے بعد ایک ۹ بجے شب تک
منادی کرتے ہین واعظین اسلام بھی تین بجے سے ۹ بجے
رات تک منادی کیا کرتے ہین پہلے مولوی عبدالرزاق
صاحب بعدہ شیخ محمد اسمعیل صاحب بعدہ یہ احقر بعدہ
شاہ شیر علی صاحب اس تحریر سے غرض یہ ہی کہ اکثر
شہرون مین ترسا منادی کیا کرتے ہین مگر اہل اسلام
سے کوئی وعظ نہین کرتا لہذا اون شہرون کے روسا
کی خدمت مین التماس ہی کہ اس کار خیر مین کوشش کرین
اور اپنے اپنے شہر مین واعظ مقرر کرین تاکہ براہ راست
اونکے فریب آمیز منادی سے بچین فقط۔ راقم عامر علی واعظ

ترک مین پھر جنگ شروع ہو چکی

قسطنطنیہ ۲۰ مارچ

صاحبان ترک ارض روم اور کیارس اور بیاٹن نامی
مقامات مین جنگ کی تیاریان شروع کر چکے ہین اور
انہون نے سرحدات روسیہ کے طول مین اپنی نہایت مستحکم
وقوی فوج کی قیام گاہین مقرر کی ہین۔ بامسینہ مین ایک
جنگ انتقام کے طور پر پھر شروع ہو چکی ہے۔

لنڈن ۲۰ مارچ

آج کے اخبار لنڈن ٹیلیگراف نے اطلاع اس معنی کی دی ہی کہ
قسطنطنیہ مین سوفتا نی لوگ یعنے جماعیہ طلبائے علم مین
بہت ہی جوش وخروش پیدا ہو کر منجملہ انکے ۳ ہزار
اشخاص مسلح ہو چکے ہین۔
اور پھر تار برقی مین بامسینہ (جہان اب جنگ شروع